جگرؔ مرادآبادی

(۱۸۹۰ء–۱۹۶۰ء)

جگرؔ کا اصل نام علی سکندر اور تخلص جگرؔ تھا۔ بنارس میں پیدا ہوئے لیکن ان کا خاندان بوجوہ بنارس سے ہجرت کر کے مرادآباد میں آبسا تھا، چنانچہ ''جگرؔ مرادآبادی'' کہلائے اور اسی قلمی نام سے مشہور ہوئے۔ جگرؔ کی ابتدائی تعلیم گھر پر ہوئی، جس میں فارسی کی چند ابتدائی کتابیں شامل تھیں۔ شاعری کا ذوق ورثے میں پایا تھا۔ جگرؔ کے والد علی نظر، صاحبِ دیوان شاعر تھے۔ جگرؔ اپنی اُفتادِ طبع کے لحاظ سے نیک، درویش منش اور سلیم الطبع تھے۔ انھوں نے حج بھی کیا اور مدینہ منورہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی شان میں بہت سی نعتیں بھی کہیں۔ دین کی طرف ان کی توجہ اور رغبت میں اصغر گونڈوی کا بھی دخل تھا۔

جگرؔ مشاعروں میں بہت مقبول تھے۔ ان کی آواز بہت اچھی تھی، وہ شعرخوانی ترنّم سے کرتے، اس لیے مشاعرہ لُوٹ لیتے تھے۔ ان کے ہاں تغزّل کے عناصر نمایاں ہیں۔ ابتدائی دور میں وہ داغؔ دہلوی سے متاثر تھے لیکن پھر غزل گوئی میں اپنا ایک خاص رنگ پیدا کیا، تاہم غزل کی کلاسیکی روایت کا دامن نہیں چھوڑا۔ ان کا کلام پُختہ ہے اور اس میں ایک والہانہ پن اور نغمگی کا احساس ہوتا ہے۔

ان کے متعدد شعری مجموعے شائع ہو چکے ہیں، جن میں آتشِ گل، داغِ جگر اور شعلۂ طور زیادہ مقبول ہوئے۔

غزل

تدریسی مقاصد

۱۔ جگرؔ کی غزل کے محاسن سے طلبہ کو آگاہ کرنا۔
۲۔ طلبہ میں شعر فہمی کا ذوق پیدا کرنا۔
۳۔ یہ غزل سہلِ ممتنع کی مثال ہے۔اس کی وضاحت کرنا اور معنی و مفہوم واضح کرنا۔
۴۔ طلبہ کو ردیف اور قافیہ کا فرق بتانا۔

آدمی آدمی سے مِلتا ہے
دل مگر کم کسی سے مِلتا ہے

بھول جاتا ہُوں مَیں ستم اُس کے
وہ کچھ اس سادگی سے مِلتا ہے

آج کیا بات ہے کہ پھولوں کا
رنگ ، تیری ہنسی سے مِلتا ہے

سلسلہ ، فتنۂ قیامت کا
تیری خوش قامتی سے مِلتا ہے

مِل کے بھی جو کبھی نہیں مِلتا
ٹُوٹ کر دل ، اُسی سے مِلتا ہے

کاروبارِ جہاں سنورتے ہیں
ہوش جب بے خودی سے مِلتا ہے

رُوح کو بھی مزا محبت کا
دل کی ہمسایگی سے مِلتا ہے

(کلیاتِ جگر)

☆☆☆☆

مشق

۱۔ مندرجہ ذیل سوالوں کے مختصر جواب لکھیے:

(الف) اس غزل کے مطلع کی نشان دہی کیجیے اور اپنی کاپی میں اسے الگ لکھیے۔

(ب) پھولوں کا رنگ ہنسی سے مِلنے کا مفہوم واضح کیجیے۔

(ج) ہوش اور بے خودی کے مِلنے سے دنیا کے کاروبار کیسے سنورتے ہیں؟

(د) مطلع میں کس حقیقت کی طرف اشارہ کیا گیا ہے؟

(ہ) پانچویں شعر میں مِل کر نہ مِلنے سے کیا مراد ہے؟

۲۔ مندرجہ ذیل الفاظ کو جُملوں میں اس طرح استعمال کیجیے کہ ان کی تذکیر و تانیث واضح ہو جائے:

آدمی، دل، ستم، ہنسی، قیامت، ہوش، روح، ہمسایگی

۳۔ مندرجہ ذیل شعر کی تشریح کیجیے:

مِل کے بھی جو کبھی نہیں مِلتا
ٹُوٹ کر دل، اُسی سے مِلتا ہے

۴۔ جگر مرادآبادی کی غزل کا متن ذہن میں رکھ کر درست جواب پر نشان (✓) لگائیں:

(الف) محبوب کے سادگی سے ملنے کا شاعر پر کیا اثر ہوتا ہے؟

(i) خوشی سے پھولا نہیں سماتا (ii) محبوب کے ستم بھول جاتا ہے

(iii) نشہ سا چھا جاتا ہے (iv) ہر غم بھول جاتا ہے

(ب) پھولوں کا رنگ محبوب کی کس بات سے ملتا ہے؟

(i) ہنسی سے (ii) شکل وصورت سے

(iii) تازگی اور نزاکت سے (iv) خوش پوشی سے

(ج) فتنۂ قیامت کا سلسلہ کس سے ملتا ہے؟

(i) محبوب کی خوش قامتی سے (ii) خوش ادائی سے

(iii) انگڑائی سے (iv) محفل آرائی سے

(د) دل ٹوٹ کر کس سے ملتا ہے؟

(i) کج ادا سے (ii) دلربا سے

(iii) خوش ادا سے (iv) مل کے بھی جو نہیں ملتا

(ہ) بے خودی سے ہوش آنے پر کیا ہوتا ہے؟

(i) افسوس (ii) کاروبارِ جہاں سنور جاتے ہیں

(iii) بے خودی کو جی چاہتا ہے (iv) اداسی بڑھ جاتی ہے

(و) روح کو محبت کا مزہ کب ملتا ہے؟

(i) دل کی ہمسائیگی میں (ii) ہجر و فراق میں

(iii) وصال میں (iv) تنہائی اور یکسوئی میں

۵۔ قوسین میں دیے گئے الفاظ سے درست جواب کا انتخاب کر کے خالی جگہ پُر کیجیے:

(الف) ....مگر کم کسی سے ملتا ہے (محبوب، دل، آدمی)

(ب) دوسرے شعر میں ''وہ'' سے مراد.......................... ہے۔ (محبوب، آدمی، دوست)

(ج) کاروبارِ..........................سنورتے ہیں (عاشقاں، جہاں، دنیا)

(د) ساتواں شعر غزل کا.......................... ہے۔ (مطلع، مقطع، آخری شعر)

۶۔ اس غزل میں ردیف اور قوافی کی نشان دہی کیجیے۔

قافیہ:

کسی شعر کے آخر میں آنے والے ہم وزن اور ہم آواز الفاظ کو قافیہ کہتے ہیں۔ اگر شعر میں ردیف بھی ہو (ردیف کا ہونا

لازمی نہیں) تو قافیہ ردیف سے پہلے آئے گا، مثلاً:

ابنِ مریم ہوا کرے کوئی　　　میرے دکھ کی دوا کرے کوئی

پھرے راہ سے وہ یہاں آتے آتے　　　اجل مر رہی تُو کہاں آتے آتے

یہاں پہلے شعر میں ''ہوا'' اور ''دوا'' جب کہ دوسرے شعر میں ''یہاں'' اور ''کہاں'' قافیے ہیں۔

ردیف:

کسی شعر میں قافیے کے بعد آنے والے ایک جیسے لفظ یا ایک جیسے الفاظ ردیف کہلاتے ہیں۔

اگر غزل کے مطلع میں ردیف موجود ہو تو باقی اشعار کے دوسرے مصرعے میں ردیف آتی ہے، تاہم غزل غیر مردّف بھی ہوتی ہے۔

''قافیہ'' کے ضمن میں دیے گئے اشعار میں ''کرے کوئی'' اور ''آتے آتے'' ردیف ہیں۔

سرگرمیاں

ا۔ جگرؔ کی یہ غزل زبانی یاد کریں اور کاپی میں لکھیں۔

۲۔ جماعت کے کمرے میں دُرست تلفّظ کے ساتھ اس غزل کی بلند خوانی کی جائے۔

۳۔ جگرؔ مرادآبادی کے حالاتِ زندگی اپنے استاد سے پوچھ کر کاپی پر نوٹ کریں۔

اساتذہ کرام کے لیے

ا۔ طلبہ کو جگرؔ کی کوئی اور غزل لکھوائی جائے اور پھر اُن سے پڑھوا کر سُنی جائے۔

۲۔ جگرؔ کے حالاتِ زندگی طلبہ پر واضح کیجیے۔

۳۔ سہلِ ممتنع کی وضاحت کرتے ہوئے میر تقی میرؔ کی کوئی غزل اور مومنؔ کی غزل ''تُم مِرے پاس ہوتے ہو گویا'' طلبہ کو سُنائی جائے۔

۴۔ غزل اور نظم کا فرق بتایا جائے۔

۵۔ طلبہ کو اچھی غزل کی خوبیاں سمجھائیں۔